اقوال اکبر

یعنی

ہندوستان کے ہر دل عزیز اور بیدار مغز شہنشاہ جلال الدین

اکبر کے حکیمانہ اقوال کا مجموعہ

جسکو

جناب مولوی عبد الباری صاحب آسی نے مرتب کیا

اور

منیجر صدیق بکڈپو - امین آباد - لکھنؤ

نے شائع کیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقوال اکبر

جسکو

حسب فرمایش منیجر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ

جناب مولوی عبد الباری صاحب آسی نے مرتب کیا

اور

منیجر صدیق بکڈپو امین آباد لکھنؤ نے

میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ سے طبع کرایا

باراول ۱۰۰۰ جلد قیمت ۴ر

طواف زمین مشہور فرانسیسی مصنف جولیس ورن کے ایک دلچسپ ناول کا ترجمہ جس کے واقعات
کی گردش کا محور جغرافیہ ریاضی کا ایک مسئلہ ہے اور جس مین مغربی اور
مشرقی ممالک کے حالات کا تفاوت دکھایا گیا ہے۔ عجیب وغریب مناظر
دکھائے گئے ہین قصہ یہ ہے کہ ایک صاحب بہادر نے شرط کی کہ ہم
اسّی دن کے عرصہ مین ساری دنیا کا چکر لگا آئین گے ہر چند لوگون نے
روکا لیکن صاحب بہادر نے نہ مانا اور بیس ہزار پونڈ کی بازی لگا کر روانہ
ہو گئے اسی زمانہ مین لندن کے ایک بنک سے ۵۰ ہزار پونڈ کے نوٹ
چوری ہو گئے لوگون کا شبہ بعد مین انھین پر ہوا۔ خفیہ پولیس نے
انکا تعاقب کیا راستہ مین صدہا دلچسپ واقعات پیش آئے اور بہت
مشکل موانعات سے صاحب بہادر کو مقابلہ کرنا پڑا۔ بے حد دلچسپ کتاب
ہے۔ شروع کر کے بلا ختم کیے کتاب ہاتھ سے نہین چھوڑی جاتی۔
زبان کی خوبی کا کیا پوچھنا۔ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ ملک کے مشہور
انشا پرداز جناب ارشد تھانوی نے اس کا ترجمہ کیا۔ حجم تقریباً ۲۲۵

قیمت ایکروپیہ

ملنے کا پتہ **صدیق بکڈپو** امین آباد لکھنؤ

دیباچہ

آئین اکبری دیکھ رہا تھا کہ اکبر کے اقوال نظر پڑے۔ پڑھا تو دلچسپ اور
زیادہ سے زیادہ کارآمد معلوم ہوئے۔ فوراً ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر ان کا ترجمہ
ہو جائے تو یقینی وہ بہت ہی اچھا ہوگا۔ ناظرین کی دلچسپی کے ساتھ انکا تجربہ
بڑھے گا۔ اُسکے ساتھ ہی خاندان تیموریہ کے ایک زبردست بادشاہ کے
حالات پر ایک روشنی پڑے گی!

بدقسمتی سے اکبر نے مذہب کے بارہ میں ہمیشہ افراط و تفریط سے کام لیا
اُسکے وہ اقوال جنکو ابوالفضل کی زبردست طرز تحریر نے زندہ جاوید بنادیا ہے۔
اور اُس کی سحر نگاری نے ان پھولون کو دستبرد خزان سے محفوظ کر دیا ہے یہی
ان دنی خیالات سے مبرا و منزہ نہین ہین۔ اور اس میں بھی کہین کہین اُنکی
جھلک دکھائی دیتی ہے مگر سب ایسے نہین مذہبی رنگ کم ہے اور تجربات
زیادہ۔ اگر سب مذہبی ہوتے تو میرا ارادہ کبھی یہ نہ ہوتا کہ مین ان کا ترجمہ کرون
مگر (الشاذ کالمعدوم) یہ بھی ارادہ ہوا کہ مذہبی امور پر خصوصیت سے جوابی
نوٹ لکھون مگر وہ ترجمہ ترجمہ نہ تھا تردید ہو جاتی اسلئے اُس ارادہ پر عمل
کیا۔ پڑھنے والے غور سے پڑھین گے تو خود ہی جواب سمجھ میں آ جائے گا

کیونکہ اسلام مین ان تمام باتون کے جواب دیدیے گئے ہین۔

مین نے اقوال کا ترجمہ کیا ہے، اور خیال رکھا ہے کہ صاف سے صاف ترجمہ ضرور ہو مگر اصل الفاظ سے جدا نہ ہوجائے۔ شرح لکھتا تو کتاب بڑھ جاتی اور یہ میرے مسلک کے خلاف تھا بعض فقرات سمجھ مین مشکل سے آئینگے مگر غور کرینگے تو زیادہ مشکل بھی نہین ہین!

یہ البتہ حسرت تھی کہ سعدی۔ مولانا روم۔ عطار وغیرہ حضرات کے اشعار چسپاں ہر قول کے ساتھ لکھدون مگر افسوس کہ وقت کافی نہین۔ کام بہت ہے لہذا یونہی چھوڑتا ہون۔ اور امید ہے کہ اقوال عالمگیر جلد لکھکر پیش کرونگا اُس مین سب کچھ کرونگا!

عبدالباری آسی — سکرٹری انجمن خاصان ادب

لکھنؤ

۱۔ مخلوق کو اپنے خالق کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ بیان نہین ہوسکتا۔

مُرغ شاخ درخت لاہوتیم
گوہر دُرج گنج اسراریم

۲۔ ہر چیز مین کوئی ایسی خاصیت موجود ہے جو اُس سے کسیطرح علیحدہ نہین ہوسکتی اسی طرح دل کے اندر ایک محبت کا مادہ موجود ہے اور اسی دل کی خاصیت کی وجہ سے مجبوراً انسان کو کسی نہ کسی چیز سے محبت ہوجاتی ہے۔ اور پھر اس عاشق کے تمام غم اور خوشی اُسی معشوق کے ساتھ وابستہ ہوجاتے ہین۔ مگر جو شخص خوش نصیبی سے اپنے دل کو ان تمام مکروہات سے پاک کرتا ہے وہ خدا کی محبت کے راستہ پر پہونچ جاتا ہے۔

۳۔ جو شخص خدا کو پہچان لیتا ہے پھر وہ کوئی دوسرا کام نہیں کرتا۔

۴۔ مخلوق کی ہستی خالق کی ہستی کیساتھ وابستہ ہے جو شخص اس بات کو سمجھ لیگا وہ بڑا خوش نصیب ہوگا۔

۵۔ ہندوستانی عورتین یعنی پنہاریان تالاب یا کنوین وغیرہ سے جب پانی بھر بھر کر لاتی ہین تو اکثر ایک گھڑے پر دوسرا گھڑا رکھکر ایکدوسرے کے ساتھ باتین کرتی ہوئی بے تکلف چلی جاتی ہین نیچی اونچی جگہ پر بھی انکا پاؤن پڑتا ہے مگر چونکہ انکا دل گھڑون کی نگہبانی مین

رہتا ہو تو کوئی گھر اُوٹنے نہین پاتا۔ جب عورتون کا یہ حال ہے تو درویش جن کا دل خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ باوجود دنیا مین رہنے کے کیونکر خدا کو بھول سکتے ہیں اور کیونکر عورتون سے کم ہو سکتے ہین۔

۶۔ جب مجرد اور مادی کا پیوند ایسا مستحکم ہے تو پیوند ارواح اسکے ساتھ کیسا مستحکم ہوگا اور اُسے کون جدا کر سکتا ہے۔

۷۔ عبادت وریاضت گداگری سے ضائع ہو جاتی ہین۔ اسلئے کہ گداگری زہد کے خلاف ہے اور اس صورت میں گداگری کا قبول کرنا عبادت کو تباہ کرنا ہے۔

۸۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ عقلمند جان بوجھکر خدا کے حکم کے خلاف کام کرے لیکن بہت سے لوگ کتاب آسمانی کو نہین دیکھتے اور ذات بیزبان کو گویا نہین سمجھتے اور بعض اُس کلام کو غلط سمجھتے ہین۔

۹۔ خدائے پاک کا فیض سب کو یکسان پہونچتا ہے لیکن بعض اسلئے کہ ابھی اس فیض کے پہونچنے۔ یا اٹھانے کا وقت نہین آیا ہے اور بعض اپنی نالایقی کی وجہ سے اُس فیض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ فیاض حقیقی کی کمہار کی سی حالت ہے کہ وہ سب برتنون کے بنانے پر یکسان محنت کرتا ہے۔ پھر جو کچھ نتیجہ ہوتا ہے اسکو سب جانتے ہین یعنی کچھ برتن خراب ہو جاتے ہین کچھ آگ مین تڑخ جاتے ہین کچھ کچے رہ جاتے ہین

کچھ اچھے بھی نکلتے ہین وغیرہ وغیرہ۔

۱۰۔ جسمانی اور ظاہری پرستش غافلون اور سونیوالون کے جگانے اور ہوشیار کرنے کے لئے ہے ورنہ عبادت الٰہی کے لئے اصل توجہ دل کی ضرورت ہے نہ کہ جسم کی۔

۱۱۔ عبودیت اور غلامی کا پہلا درجہ یہ ہے کہ سختی کے وقت اور مصیبت کی حالت مین پیشانی پر شکن نہ ڈالے بلکہ سختی کو حکیم کی کڑوی دوا سمجھکر خندہ پیشانی اور خوشدلی کے ساتھ برداشت کرے۔

۱۲۔ بے جسم کو نہ خواب مین دیکھ سکتے ہین نہ عالم بیداری مین۔ لیکن قوت متخیلہ غالب ہو جاتی ہے اور ایک مجسمہ پیش نظر کر دیتی ہے۔ خدا کو خواب مین دیکھنا بھی اسی قبیل سے ہے۔

۱۳۔ بہت سے خداپرست اپنی خواہش پرستی کرتے ہین نہ کہ خداپرستی۔

۱۴۔ سیاہ بالون کے سفید ہو جانے سے امید پڑتی ہے کہ جب ایسا رنگ جو کسی دوا سے دور نہین ہو سکتا۔ اسکو گردش تقدیر اڑا دیتی ہے تو شاید تیرہ باطنی اور سیاہ دلی بھی دور ہو جائے اور عقل روشن ہو۔

۱۵۔ ایک گروہ کا قول ہے کہ آدمی خلاف رضائے الٰہی کام کرتا ہے اور پھر قیامت مین امید نجات رکھتا ہے مگر عقلمند یہ کہتے ہیں کہ خلاف حکم الٰہی کوئی چل ہی نہین سکتا۔ اور اس قول سے بیماران عقلی کا

علاج کیا گیا ہے۔

۱۶ ہر کسی نے خدائے بیچون کا اپنے اندازہ کے موافق کوئی نام رکھ لیا ہے ورنہ بے نشان کا نام کیسا۔

۱۷ نام رکھدینا اشتباہ کے دور کرنے کے واسطے ہے اور یہ ذات قدسی مین سما نہین سکتا یعنی وہان کوئی اشتباہ ہی نہین ہے۔

۱۸ ایک شخص کو خدا طلبی کی خواہش پیدا ہوئی اسکے پیر نے اس کے دل مین گائے کا خیال اور محبت دیکھکر اسی خیال کی مشق کرنے کا حکم دیدیا۔ اور ایک گوشہ مین بٹھا دیا۔ اس نے چند روز تک اسی گائے کے خیال کی مشق کی کچھ دنون بعد پیر نے آزمائشاً اس سے کہا کہ کوٹھری سے باہر نکلو۔ وہ کہنے لگا کہ سینگ بڑے بڑے ہین کیونکر نکلوں۔ پیر نے اسکے خیال کی یکسوئی دیکھکر آہستہ آہستہ اسکے دل سے یہ خیال نکالدیا۔

۱۹ آدمی کی برتری عقل سے ہے چاہیے کہ عقل کو آراستہ رکھے اور عقل کے موافق کام کرے اور اس کی اطاعت کرے۔

۲۰ مسئلہ خلا و محال کی اور سب دلیلین بیکار ہین۔ صرف یہ کافی ہے کہ خدائے بالا ہر جگہ موجود ہے۔

۲۱ اہل دنیا جسے نیک بد اور خیر و شر کہتے ہین یہ کچھ نہین بلکہ سب عنایات ایزدی ہین جو نئے نئے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین اور ہر انسان مین تغییر پیدا ہوتا ہے۔

۲۲۔ بدی کو شیطان کی طرف منسوب کرنا جیسا کہ نیکی کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں خدا کا مقابل پیدا کرنا ہے اگر ہماری رہبری شیطان کرتا ہے تو شیطان کا رہبر کون ہے۔

شیطان کی داستان ایک پرانا قصہ ہے ورنہ یہ کس کی مجال ہے کہ حکم خدا کے خلاف کر سکے۔

آدمی اپنی عقل کا مرید ہو اگر عقل مین روشنائی ہو تو بھی وہ خود رہنما ہو اور اگر باوجود شائستگی کے اور زیادہ شائستہ بننا چاہتا ہو تو بھی وہ عقل ہی رہنمائی کرے گی۔

۲۵۔ عقل کی تعریف اور تقلید کی برائی کی بڑی دلیل یہ ہو کہ اگر تقلید تجدید کے مقابلہ مین (جو عقل سے پیدا ہوتی ہے) اچھی ہوتی تو پیغمبر اپنے پیشرؤن کی تقلید کرتے اور جدید مذہب کے خلاف ہوتے۔

۲۶۔ بہت سے کم عقل بڑے اپنے آپکو عقلمند ظاہر کرتے ہیں لیکن عقلمند قیافہ سے معلوم کر لیتے ہین۔

۲۷ جیسے کہ انسان کا جسم ظاہری بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح عقل بھی مریض ہو جاتی ہے مگر علم سے اسکا علاج ہوتا ہے اور اچھی ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ عقلمندون اور نیکون کے ملنے سے زیادہ کوئی عقل کی بیماری کا علاج نہین ہے۔

۲۹- آدمی کا پہچاننا بڑا دشوار کام ہے۔ ہر شخص سے یہ ممکن نہیں۔

۳۰- جان پاک (یا روح) طبیعت کی ہمنشینی سے طبیعت کی راہ پر جاتی ہے اور یہ گوہر پاک خاک مین ملجاتا ہے۔

۳۱- لوگ کم عقلی کی وجہ سے دل کی بہبود کی طرف متوجہ نہیں ہوتے حالانکہ اس سے بہتری متصور ہے اور جسم کی بہتری اور فربہی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین حالانکہ جان اُس سے لاغر ہو جاتی ہے

۳۲- چونکہ انسان مین قبولیت کا مادہ موجود ہے اور باوجود رنج وغیرہ کے بھی بغیر خواہش اپنے ہمنشینون کی بہت سی عادات قبول کر لیتا ہے

۳۳- آدمی کا ابتدائے معرفت الٰہی مین عجب حال ہوتا ہے۔ کبھی خوش و خرم اور کبھی نہایت دل تنگ اور مغموم۔ مگر جب اس کی آنکھون مین روشنی پیدا ہو جاتی ہے تو شادی اور غم خود بخود اُس سے کنارہ کر جاتے ہین۔

۳۴- اکثر مغرور اور اکثر بیوقوف اپنے آپکو عقلمند سمجھتے ہین مگر غور سے دیکھئے تو عقل سے بہت دور نظر آتے ہیں۔

۳۵- بہت سے سادہ لوح پرانے قصون کو عقل کے مطابق سمجھتے ہین اور ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہین۔

۳۶ عقل اور غصہ اور حرص کی وجہ سے طرح طرح کی باتین پیدا ہوتی ہین اور انصاف نہونے کی وجہ سے کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔

۳۷- نیند جو موت کا ایک نمونہ ہے جب آدمی اُس سے بیدار ہو تو یہ سمجھے کہ نئے سرے سے زندہ ہوا اُس کے شکریہ مین نئی زندگی کو بہترین بنانے کی کوشش کرے اور نیک عمل اختیار کرے۔

۳۸- دل یہ چاہتا ہے کہ راستی جو سب کے نزدیک بہترین شے ہے ہمارے اعمال میں شامل ہو جائے۔

۳۹- آدمی پہلے اپنے سنوارنے مین کوشش کرے اور پھر کسی عالم کی طرف متوجہ ہو تو شاید آگاہ دل اور نیک بنجائے اور بدی نیکی سے بدل جائے۔

۴۰ ظاہری اور باطنی بہتریان خدا کی خوشنودی پر منحصر ہیں مگر حصول کے لئے پہلے اپنے بزرگون کی خوشنودی اور رضامندی کی ضرورت ہے۔

۴۱- افسوس ہماری جوانی کچھ اچھی نہین گذری یعنی ہم نے عبادت و ریاضت نہین کی مگر شاید بڑھاپے میں کچھ ہمسے ہو سکے۔

۴۲- عام آدمی یونہی ہر بات کو قبول کر لیتے ہیں مگر عقلمند بغیر دلیل کے کوئی بات قبول نہین کر سکتے۔ کشف و کرامات و جادو سحر وغیرہ کے عام آدمی قایل ہو جاتے ہین مگر عقلمند نہین مانتے۔

۴۳- افسوس کہ ہمارے والد صاحب دنیا سے رخصت ہو گئے اور ہم کچھ

اچھی خدمت نہ کر سکے -

۴۴- آدمی اس لئے غمگین رہتے ہین کہ وقت سے اور قسمت سے زیادہ کے خواستگار ہین جو غیر ممکن ہے اور نہین ہو سکتا - سعدی

گر زمین را بہ آسمان دوزی

نہ شود جز زیادہ از روزی

۴۵- جہانگیر تم میری نصیحتون کو اپنا بڑا بھائی سمجھو اور انکی عظمت کرو -

۴۶- حکیم مرزا - والد مرحوم کی یادگار ہے اُس نے ہمارے ساتھ غداری اور بیوفائی کی مگر ہم ایسا نہین کر سکتے کہ اُن کے ساتھ ویسا سلوک کرین -

۴۷- ہم سے بہت سے دلیر جان نثارون نے اجازت چاہی کہ موقع پا کر حکیم مرزا کا کام تمام کر دین مگر ہم اس بات پر راضی ہوئے اور بات کو قدر دانی سے بعید سمجھا - اس صورت سے وہ والد کی بہترین یادگار بھی بچ گئی - اور ہماری خالص اور سچے جان نثارون کو بھی نقصان نہین پہونچا یعنی بہت ممکن تھا کہ حکیم مرزا غالب ہوتا اور ہمارے جان نثارون کو نقصان پہونچتا -

۴۸- ہر شخص کا کام اپنی ذات سے وابستہ ہے مگر حرص اور غصہ کیوجہ سے اورون سے الجھتا ہے یعنی ہر شخص اپنا کام آپ نکال سکتا ہے -

۴۹- طالبان دنیا کو اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنے پیشہ مین مشغول رہین تاکہ بیکاری سے بچین اور ناشایستہ اور فضول ارادے بھی دل مین پیدا نہ ہون -

۵۰- ہمارا ارادہ یہ تھا کہ رسم گداگری ہمارے ملک سے اُٹھ جائے اور اسی خیال سے بہت سے لوگون کو بہت کچھ دیا گیا مگر حرص کی وبا نے اس تدبیر کو کارگر نہ ہونے دیا -

۵۱- قدرتاً ہر آدمی نیک پیدا ہوتا ہے اسی لئے کسیکو برائی کرنا سزاوار نہین ہے - سر سید مرحوم نے اسکی تشریح یہ فرمائی ہے کہ ہر شخص کو نیک و بد خدا نے پیدا کیا ہے پس کسی کی بُرائی کرنا گویا صانع کی عیب جوئی کرنا ہے - اور تمثیلاً یہ شعر حافظ کا لکھا ہے -

پیر ما گفت خطا در قلم صنع نرفت

آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد

اور ممکن ہے کہ یہ مطلب ہو بموجب حدیث - کہ کل بچے مسلم پیدا ہوتے ہین اور اُسکے ماں باپ اُسکو یہودی - نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہین - واللہ اعلم -

۵۲- اپنے برابر والے سے کوئی خواہش کرنا مناسب نہین -

۵۳- پیری (یعنی مرشد بننا) درد پہچاننے اور علاج کرنے کا نام ہے

داڑھی بڑھانے اور گدڑی مین پیوند لگانے اور لسانی سے کام نہین چلتا۔

۵۴۔ پیر راستہ بتانے والے کو سمجھنا چاہیئے نہ کہ مُرید جمع کرنیوالیکو۔

۵۵۔ مُرید کرنے کا مطلب بندگی خدا کے طریقون سے آگاہ کرنا ہے نہ کہ کسیکو اپنا غلام بنالینا۔

۵۶۔ ہم پہلے بہت سے آدمیون کو جبراً اپنے مذہب میں لاتے تھے اور اسیکو اسلام سمجھتے تھے مگر جب سمجھے تو ہم اپنی اس حرکت سے شرمندہ ہوے کہ ہم خود تو مسلمان نہین اور دوسرون کو اپنا جیسا اسلام سکھاتے ہین یہ نہایت بُری بات ہے۔ دوسرے زبردستی کا اسلام اسلام ہی کیا ہے۔

۵۷۔ کسی کو نہ ستانا اور لوگون کو آرام پہونچانا عمر و دولت کو زیادہ کرتا ہی۔ بکری باوجودیکہ سال بھر مین صرف ایک دو مرتبہ بچے دیتی ہے پھر بھی اس کی ریوڑ کی ریوڑ نظر آتی ہین۔ اور کتیا حالانکہ ایک ایک جھول میں کئی بچے دیتی ہے مگر پھر بھی بہت کم نظر آتے ہین فرق یہ ہی کہ وہ جان آزار ہے اور یہ جان آزار نہین ہی۔

۵۸۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ لوگ رہنمائی کرنے بیٹھتے ہین اور رہزنی کرتے ہین۔

۵۹۔ مزا جب ہی کہ آدمیون مین رہ کر بُرے کامون سے کنارہ کرے ورنہ گوشہ گیری تو تن آسانی ہی۔

۶۰۔ اگرچہ محض علم کو لوگ کمال کہتے ہین مگر بغیر تجربہ وہ بیکار ہے بلکہ دانائے ناتجربہ کار ناداں سے بدتر ہے۔

۶۱۔ آدمی کم عقلی سے خود اپنے نقصان کو اپنا فائدہ سمجھتا ہے تو دوسرون کو کیا فائدہ پہونچا سکتا ہی۔

فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

۶۲۔ آدمی اندھے پن سے اپنے آس پاس کی چیزون کو نہین دیکھ سکتا ہی اور اسی وجہ سے اپنے نفع کی فکر کے جال مین پھنس جاتا ہے مثلاً دیکھئے کہ اگر بلی کبوتر کا شکار کرتی ہے تو مار کھاتی ہے۔ اور اگر چوہے کا شکار کرتی ہے تو خوش رہتی ہے۔ حالانکہ اگر دیکھا جاے تو نہ وہ پرندہ کوئی انسان کی خدمت بجالاتا ہے اور نہ چوہا کچھ بدمعاشی کرتا ہے۔

۶۳۔ سب سے پہلا کام زندگی کا یہ ہے کہ حرص اور غصہ کو چھوڑے اور اپنے اعمال کی بنا ضروریات کے اندازہ کے موافق رکھے۔

۶۴۔ جب عقل روشن ہوجاتی ہی اور دل مین نور پیدا ہوتا ہے تو آدمی کو معلوم ہوجاتا ہی کہ جس چیز کو وہ اپنی ملک سمجھتا ہی وہ ایک مستعار

شے سے زیادہ نہین ہی۔

۶۵- بلی اور چڑیا اور اور جانور گھر کے بارہ میں ہم خیال اور شریک ہین کہ بیوقوفی سے ہر کوئی اپنا گھر سمجھتا ہے۔ حالانکہ کوئی مالک نہین ہے یہی حالت انسان کی ہے کہ مستعار اشیا کو اپنی ملک جانتا ہے۔

۶۶- بہت سے لوگ اپنے دوستون کی کسی بُری عادت یا بُری بات سے نفرت کرتے ہین اور خدا کی ناراضی اور ناخوشی کا خیال کبھی اُن کے دل کے پاس بھی نہین آتا یعنی یہ نہین دیکھتے کہ جو بُری باتین ہم کرتے ہین ان سے اسی صورت سے خدا ہم سے ناراض ہوتا ہوگا۔

۶۷- ہمکو سب کے ساتھ محبت کرنا چاہئے اسلیئے کہ اگر وہ لوگ جن پر ہم مہربان ہین۔ خدا کی فرماں برداری کرتے ہین تو وہ خود ہی ملنے اور مہربانی کرنے کے قابل ہین اور اگر ایسا نہیں ہے تو وہ بے عقلی کی بیماری مین مبتلا ہین اور بیمارون پر رحم کرنا چاہئے۔

۶۸- جو پیشہ ور اپنے پیشہ مین اُستاد ہے فضل خدا اور مہربانی ایزدی اسکے شامل حال ہے اُس کا اُس پیشہ کو نہ چھوڑنا ہی خدا کی عبادت ہے۔

۶۹- سونا اور کھانا صرف اسلیئے ہے کہ خدا کی عبادت کرنے کی طاقت بدن کو حاصل ہو مگر آدمی برعکس سمجھتا ہے۔ سعدیؒ

خوردن برای زیستن و ذکر کردن است   تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

۷۰- اگرچہ سونے سے طاقت پیدا ہوتی ہی لیکن زندگی خدا کی بڑی بخشش ہی یہی بہتر ہے کہ بیدار رہے کیونکہ نیند موت کا نمونہ ہے اور سونا زندگی کو جو جاگنے سے مراد ہے برباد کرتا ہے۔

۷۱- دوزخ مین آدمی کو رنج نہین پہونچتا بلکہ سختیان اس کو اٹھانی پڑتی ہین وہ اُنکو اپنے گناہون کی سزا سمجھتا ہی یا وہ انکو کفارہ خیال کرتا ہی

۷۲- عقلمند روزی کی فکر نہین کرتا۔ اور نوکرون اور غلامون سے عبرت حاصل کرتا ہی۔

۷۳- نیکبخت وہ ہی کہ جسکو کان سننے والے اور آنکھین دیکھنے والی ملی ہون

۷۴- بچے دنیا کے باغ کے پوٹے ہین انپر توجہ اور عنایت کرنا خدا کی عبادت کرنا ہے۔

۷۵- جس سکہ پر خدا کا نام لکھا ہو اُسکا خیرات کرنا بہت بُرا ہے۔

۷۶- کسی کی مداحی کرکے کچھ معاوضہ لینے سے بچنا اچھا ہے۔ کیونکہ اسمین دوسرے کی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

۷۷- نفس کے خلاف کام کرنا عبادت الٰہی مین شمار کیا گیا ہے اور یقیناً اس صورت سے بہت سے لوگ منزل مقصود تک پہونچ گئے ہین اور بہت سے آدمیون نے دوسرونکا کام نکال کر اور غریبون کی مدد کرکے اس راہ کو پایا ہے۔

۷۸- دنیا بجنسہ عقبیٰ کا نمونہ ہے وہان بھی جو کچھ کرتے ہین پاتے ہین- اور یہان بھی اپنی عقل کی بساط کے موافق کام کرتے ہین-

۷۹- نصیحت قبول کرنے مین مال و دولت اور عمر کا خیال نہ کرنا چاہئے بچون اور مفلسون کو حق بات اور نصیحت سننے مین دوسرون سے کم خیال نہ کرے-

۸۰- رسول مقبولؐ امّی تھے- متبعان رسولؐ اور پیروان پیغمبر کو چاہئے کہ کسی کو اپنے بچون مین سے ویسا ہی قرار دے لین یعنی اُس کی عصمت کا خیال کرکے اسکا اتباع کرین-

۸۱- چونکہ شاعری کی بنیاد جھوٹ پر ہے اسوجہ سے دلپر کچھ اثر نہین ہوتا-

۸۲- جو کام بازیگر ہاتھ پاؤن سے کرتے ہین اور شاعر زبان سے-

۸۳- جو کسی دوسرے کے شعر کو عمدہ طریقے سے تضمین کرلیتا ہے یا اچھے طرق سے پڑھتا ہے تو وہ اپنا اور اسکا مرتبہ ظاہر کرتا ہے-

۸۴- ایک عابد کو بہت کھانے کا مرض تھا- ایک تجربہ کار حکیم کے پاس پہونچا- حکیم صاحب نے ایک بڑی تونبی اُس کو دیدی کہ ہر روز اسکو بھر کر کھایا کیجئے اور تھوڑا سا اسکا کنارہ گھس کرا کے پر ٹیکا لگا لیا کیجئے اور ایک دعا سٹ پٹ اُنکو بتا دی تھوڑے دنون مین وہ اچھے ہو گئے- حکمت یہ تھی کہ تونبی جون جون گھستی

گئی خوراک کم ہوتی گئی اور بالآخر تندرست ہوگئے-

۸۵- کاشکے علوم الٰہی کے حاصل کرنے والون سے مذہبی امور مین ہم اسقدر اختلافات نہ سنتے اور آخر مین ان کے بہت سے اختلاف ہمکو تعجب مین نہ ڈال دیتے-

۸۶- حکمت کی دلآویز باتین ایسی مزیدار معلوم ہوتی ہین کہ سب کام سے باز رکھتی ہین- انکے سننے سے زبردستی مین خود کو باز رکھتا ہون کہ ضروری وقت خراب ہو جائے-

۸۷- تین جگہ سے اختلاف نہین جا سکتا- بات کو نہ سمجھنے پر- اور دشمنان دوست نما کی دوستی سے - اور حاجتمند دوستون کے جھوٹے سے

۸۸- کاش پڑھنے اور کتابین تصنیف کرنے کی سوائے عقلا کے اور کسیکو اجازت نہوتی تاکہ کمینے کم عقل اپنی کارروائی کے لئے یہ داستانین گھڑتے اور بیوقوف ہر جھوٹی بات کو نہ سمجھتے-

۸۹- اگرچہ تصنع اور بناوٹ کا پہچاننا بہت مشکل ہے مگر جب بات کرنے والیکو اچھی طرح جانچین تو معلوم ہو جاتا ہے-

۹۰- اگرچہ کتنی ہی ولایتون پر ہم غالب ہوئے اور فتح کرلیا- اور بادشاہی کا سامان مہیا ہو گیا- مگر چونکہ حقیقی بزرگی خدا کی رضامندی ہے مذہب کے اختلافات سے دل آسودہ نہین ہوتا اور ظاہری شان و شکوہ

سے رنج ہوتا ہے پھر کس خوشی پر اور کشور کشائی کا ارادہ کریں شاید کوئی صاحب دل آئے - اور دل اس کشاکش سے رہائی پائے -

۹۱- جب ہماری عمر بیس برس کی ہوئی ہے تو کچھ نفس امارہ کی طرف توجہ کی - اور توشۂ آخرت کی تہیدستی سے ایک عجب تکلیف دل میں پیدا ہو گئی -

۹۲- ایک فقیر راوی کے اُس پار آیا - اور آمد و رفت بند کر دی حجرہ مین گھسکر بیٹھ گیا اور کسیکو اپنے پاس نہین آنے دیتا تھا - جب دریافت کیا گیا تو جواب دیا کہ مین نے ایک خاص دعا مانگنا شروع کی ہے جب تک عبد اللہ خان حاکم توران مر نہ جائے گا مین اس حجرہ سے نہ نکلونگا - ہم نے کہا کہ تو اگر مستجاب الدعوات ہے تو ہمارے لئے دعا کر

۹۳- اگر کسی میں ہم بادشاہی کی قابلیت پائین تو فوراً اس بھاری بوجھ سے سبکدوش ہو جائیں اور اسکو بادشاہ بناکر خود کنارہ کش ہو جائین -

۹۴- اگر کوئی ظلم مجھ سے سرزد ہو تو مین خود سے بدلہ لینے کے لئے تیار ہون تو اس جا بیٹھیں کون اور عزیزون اور لوگون کی کیا حقیقت ہے -

۹۵- خدا نے بہت سے عمدہ قلعہ ہم کو دئیے مگر دل کو ان کا کچھ ساز و سامان اچھا نہ معلوم ہوا - یقیناً چونکہ خدا کا خوف غالب ہے تو دوسرا کوئی خوف اور شوق وغیرہ ہمارے دلمین نہین سما سکتا ہے -

۹۶- جو کوئی ہمسے دنیا کے ترک کرنے کی اجازت چاہتا ہے نہایت خوشدلی کیساتھ اجازت پا سکتا ہے کیونکہ اگر وقعی دنیا سے اُسکا دل گھبرا گیا ہے اور وہ اسکو ترک کرنا چاہتا ہے تو اسکو اس سے باز رکھنا بہت برا ہے اور اگر وہ بنتا ہے تو سزا پائے گا -

۹۷- جب جسم کی ظاہری بیماریون مین کہ جنکے طبیب بہت ہین اطبا علاج کرنے مین خطا کرتے ہین اور عاجز ہو جاتے ہین تو نفس کی بیماریان دور کرنے مین جو ظاہر بھی نہین ہین کوئی کیا کامیاب ہو سکتا ہے -

۹۸- خدا کی یہ بھی ایک مہربانی تھی کہ ہم کو کوئی عقلمند وزیر نہ ملا ورنہ جو باتین ہمنے اپنے دل سے پیدا کی ہین انکو وہ بتاتا -

۹۹- ہماری ہمیشہ خدا سے یہ دعا ہے کہ اگر میرے اعمال قابل قبول اور تیری خوشنودی کے نہین ہیں تو میری جان لیلے کہ دمبدم تیری نارضامندی نہ بڑھتی جائے -

۱۰۰- کشایش کار مدد الٰہی پر منحصر ہے اور کسی کامل سے ملنا یہ مدد الٰہی کا

نشان ہو بہت سے آدمیون کی کسی کاہل کے نہ ملنے سے استعداد
اور لیاقت خاک مین مل گئی۔

۱۰۱- ایک رات کو دنیا کے علایق سے بہت ہی دل گھبرا گیا تھا۔ یکایک
کچھ سونے اور کچھ جاگنے کی حالت مین ایک عجیب بات دیکھی کہ دل کو
کچھ تسکین ہو گئی۔

۱۰۲- جو کوئی اخلاص مندانہ طریقہ اور صاف دل سے ہمارے طریقون
کو اختیار کرے گا اسکے دین اور دنیا دونوں کے کام بن جائینگے۔

۱۰۳- نقصان اٹھانے کی بنیاد خود بینی اور نالایقون سے ملنا ہے۔

۱۰۴- جو گروہ دربار شاہی مین دخل رکھتا ہے اسکی یہی سعادت ہو کہ
خیر اندیشی اور نیکی سے درگذر کرین اپنی غرض اور غرور سے کام
نہ رکھین۔ خاصکر غصہ کے وقت اگر اچھی [illegible]ی باتین نہ کر سکین تو
خاموشی اختیار کرین یہی بہتر ہے۔

۱۰۵- آفتاب کا فرمان رواؤن سے ایک خاص تعلق۔ اور انپر خاص
عنایت ہو اسیوجہ سے وہ اسکی پرستش کرتے ہین اور اُسی کو خدا
کی پرستش خیال کرتے ہین اور عوام دھوکہ مین پڑ جاتے ہین۔
اور بدگمان ہو جاتے ہین۔

۱۰۶- عام لوگ بخیال تھوڑے سے نفع کے تو نگران سیاہ دل کی پرستش

کرتے ہین اور نابینائی اور اندھے پن سے اس چشمۂ نور کی پرواہ
نہین کرتے اور جو لوگ اس سے انس رکھتے ہین اُن کی عیب جوئی
کرتے ہین۔ اگر عقل مین کچھ فتور نہین ہے تو وہ سورۂ والشمس کو کیون
بھول گئے ہین۔

۱۰۷- سر کے بال اس لئے سفید ہو جاتے ہین کہ یہ داڑھی اور مونچھون سے
پہلے پیدا ہوتے ہین۔

۱۰۸- ہمنے ناقوس اور بوق کی پرستش کے وقت بجانے کی کوئی معقول
دلیل نہین سُنی نہ حکمائے ہند نے اسپر کوئی اچھی دلیل پیش کی
شائد خطرے کے روکنے اور اپنی دلجمعی کے واسطے یہ سب کچھ کیا
جاتا ہے۔

۱۰۹- یعنہ برس[illegible] وقت جب مشرق مین روشنی پیدا ہوتی ہے تو ہوا صاف
ہو جاتی ہے۔

۱۱۰- دین محمدی مین جو لڑکی کو میراث کم دیتے ہین۔ حالانکہ ضعیف الخلقت
ہونے کی وجہ سے اسکو میراث کم نہ ملنی چاہئے بلکہ زیادہ ملنی چاہیے
مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ وہ شوہر کے یہان جائیگی لہذا غیر لوگ
اس مال کے مالک ہو جائینگے۔

۱۱۱- نل کا گودا اسلئے لذیذ ہوتا ہے کہ خلاصہ غذا سے پیدا ہوتا ہو اور

اسی سے وہ قوت پاتا رہتا ہے۔

۱۱۲۔ جس درخت مین بہت میوہ آتا ہے وہ ایسا شاداب اور شیرین نہین ہوتا بلکہ شادابی اور شیرینی کا سبب زیادہ بخشش کرنا ہے یا زیادہ پھلدار درخت بھی ایسا اچھا نہین ہوتا جیساکہ زیادہ بخشش کرنیوالا آدمی۔

۱۱۳۔ اگلے لوگون کی یہ باتین اور یہ روایتین کہ فلان عبادت خانہ مین آسمانی آگ تھی۔ اس نظر سے یقین کے ساتھ دیکھی جاسکتی ہین کہ آتشی شیشہ اور پتھر کو دھوپ مین آفتاب کے مقابل رکھنے سے آگ پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے آگ سُلگ جاتی ہے بس وہی آسمانی آگ ہے۔

۱۱۴۔ دنیا کے بہت سے جانورون کے نر و مادہ کے یکجا ہونے اور جفتی کھانے کا ایک وقت معین ہو مگر حضرت انسان ہین کہ ہمیشہ اسی فراق مین مبتلا رہتے ہین اور ہر وقت انکو یہی شغل رہتا ہو مگر یقیناً اس مین بہتری بھی شامل ہے کیونکہ اس سے پیوند دوستی مستحکم ہوتا ہے

۱۱۵۔ مردہ کا کھانا اسلئے منع ہے کہ اُس کی امتزاجی حالت برباد ہوجاتی ہے

۱۱۶۔ مرے ہوئے آدمی کا کھانا اُس کی خواری اور ذلتون کا بدلہ ہو۔

۱۱۷۔ جس مرنیوالے کے مرنے کی کوئی وجہ ظاہر نہو تو سمجھو کہ خدا نے

اس کی حرمت رکھی ہے کہ کوئی سبب ظاہر نہونے دیا۔

۱۱۸۔ خون کو بعض حکما نے جان کہا ہو اسی کے لئے اسکا کھانا ممنوع ہے کہ جان کی حرمت برقرار رہے۔

۱۱۹۔ خوبصورت آدمی کے یہان بدصورت بچہ پیدا ہونا ممکن ہے اسلئے کہ قوت مصورہ قوت تخیلہ سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ جیسا اُس حالت مین خیال ہوگا ویسی ہی تصویر بلکہ آدمی سے اگر جانور پیدا ہو تو بھی کچھ بعید نہین ہے۔

۱۲۰۔ اگر مرد کو عورت کا عشق ہو اور عورت اپنے بناؤ سنگھار مین مشغول ہے تو وضع حمل سے لڑکی پیدا ہوگی۔ اور اگر عورت مرد کو چاہتی ہو اور ایام حمل مین اُسی کے خیال مین رہی ہے تو لڑکا پیدا ہوگا۔

۱۲۱ نصیحت اور اخلاق کی کتابون مین جو یہ لکھا ہے کہ دشمن کو عاجز اور کمتر نہ سمجھنا چاہئے۔ ہم کہتے ہین کہ دشمن کا پردہ ہی درمیان سے اٹھا دینا چاہئے کیونکہ دوستی دشمنی نفع او نقصان سب قبضۂ قدرت ایزدی مین ہے بس اُسی کے اوپر نظر رکھنی چاہئے ؎

گرچہ تیر از کمان ہمی گزرد

از کماندار بیند اہل خرد

۱۲۲۔ بہت سے شاگرد اُستاد سے بھی بڑھ جاتے ہین اسپر شاگرد کو اس کا

بہت شکر گزار ہونا چاہیے۔

۱۲۳- عبادت خانون مین ہر جگہ کوئی نہ کوئی کشف و کرامات والا جو اپنی خرق عادات سے لوگون کو زیادہ متعجب بنا دیتا ہے یقیناً دل کی وابستگی کا اثر ہوتا ہے ورنہ خدا کسی خاص شخص کی مروت نہین کرتا۔

۱۲۴- ہندوستان مین کسی شخص نے پیغمبری کا دعویٰ نہین کیا ہے اسی واسطے یہان کے لوگ خدائی کا دعویٰ کرتے ہین۔

۱۲۵- لوگ کسی خاص شخص کے برے بھلے ہونے کی رائے قائم کرتے ہین اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس شخص کے بزرگون مین سے کوئی شخص ظاہری اور معنوی بزرگ ہو گزرا ہے اور اسی سے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ شخص بھی انہین آبائی صفات تک پہونچ جائے گا۔

۱۲۶- بہت سے لوگ کہتے ہین کہ لینے والے لوگ دینے والون سے زیادہ ہین اور ہمارا خیال ہے کہ دینے والی ایک ذات ہے جبتک وہ کسی کو شایستہ نہین سمجھتی نہین دیتی اور لینے والا بجنشش ہی کیا کر سکتا ہے۔

۱۲۷- متقدمین نے زنار باندھنے کا محض یہ فائدہ سمجھا تھا کہ گویا وہ گلے مین ایک رسی باندھکر عاجزانہ طریقے سے عبادت کرتے ہین۔ مگر متاخرین نے اسکو مذہبی چیز خیال کر لیا۔

۱۲۸- کتب ہندی مین یہ لکھا ہے کہ علم حاصل کرنے اور مال کے جمع کرنے مین اتنی کوشش کی جائے کہ بڑھاپے کا خیال بھی نہ آئے۔ کم ہمت اور آرام ڈھونڈھنے والے بڑھاپے کا خیال کرکے اپنی کوششون سے باز رہتے ہین اور ان چیزون کے حاصل کرنے مین کوتاہی کرتے ہین جو بہت ضروری ہین مگر ہمارے نزدیک ان چیزون کے حصول کو روز فردا پر منحصر نہ رکھا جائے اور آنیوالی کل کو گذشتہ کل خیال کرے۔

۱۲۹- حصول ثواب اور نیکی مین ہمیشہ موت کو مد نظر رکھا جائے اور جوانی اور زندگی پر مطلقاً بھروسہ نہ کیا جائے۔ یہ قول ہندی حکما کا ہے۔ یعنی موت کو یاد کرنے مین ہمیشہ نیکون کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور ہمارا یہ خیال ہے کہ نیکی کرنے مین اور اس کے حصول مین ہمیشہ اتنا خیال رہے کہ نیکی بنفسہ نیکی ہے۔ باقی اگر کسی دباؤ سے نیکی حاصل ہو تو وہ کچھ زیادہ تر قابل وقعت نہین ٹھہر سکتی ہے

۱۳۰- بڑے تعجب کی یہ بات ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ مین قرآن کی تفسیر نہ لکھی گئی کہ یہ علماء کا اختلاف باقی نہ رہتا۔

۱۳۱- پہلے لوگ جو یہ کہتے ہین کہ سخت بلائین پیغمبرون پر نازل ہوتی ہین اور ان کے بعد اولیا اصفیا پر۔ مجکو اسکا یقین نہین آتا۔ مقبول خدا [illegible] ابو الفضل اسپر جواب پاگیا

اس صورت مین وہ خود ناچتا اور اُنکے تماشہ کرتا ہے ۔

۱۲۶۔ انتخاب کتاب وہ شخص کرسکتا ہے جو مصنف سے زیادہ قابلیت رکھتا ہو۔ ورنہ اگر خیر سے حال برعکس ہے تو وہ اپنی کم لیاقتی سے لوگون کو آگاہ کرتا ہے ۔

۱۲۷۔ سکندر کی فور ہندی کے ساتھ کی داستان کچھ صحیح نہین معلوم ہوتی جس کو خدا نے عزت اور بزرگی دی ہے۔ وہ فریب کاری کے راستہ مین قدم نہین رکھ سکتا۔ خاصکر اُس حالت مین کہ مرنے کے وقت کو قریب سمجھے ۔

۱۲۸۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہر غزل کے بعد عمر خیام کی رباعی لکھدی جائے ورنہ حافظ کی غزل بغیر عمر خیام کی رباعی کے شراب بے گزک کا حکم رکھتی ہے ۔

[illegible] اپنے بچون کے وہ نام رکھتے ہین جو بزرگون کے نام تھے [illegible] نیک فال سمجھکر کیا جاتا ہے اگر بزرگون کی بے ادبی ہو زیادہ [illegible] تعجب یہ ہے کہ علما و فقہا ہی اس رسم کے زیادہ پابند ہین۔ اور یہی فرقہ تناسخ سے پرہیز کرتا ہے اور ہنود باوجود تناسخ کے قایل ہین مگر وہ اس سے پرہیز کرتے ہین ۔

۱۲۹۔ بڑا تعجب ہے کہ بچے جو فرایض تک سے معاف کردیے گئے ہین اُن کی

کہ خدا آزمایش کے لئے ایسا کرتا ہے تو اکبر کو بڑا تعجب ہوا کہ عالم ظاہر و باطن کو آزمایش کی کیا ضرورت ہے ۔

۱۳۲۔ ہر گروہ اپنے طریقہ عبادت کو افضل اور بہتر جانتا ہے اور درحقیقت نیک وہ ہے کہ اگر دنیا دار ہے تو راستی اور درستی اور حصول علم و دولت اور اعمال نیک وغیرہ مین اپنی زندگی بسر کرے۔ اور اگر فقیر آزاد منش ہو تو وہ اپنے نفس کیساتھ جہاد کرتا رہے اور دوسرے آدمیون سے صلح کرے اور میل جول کرے ۔ صرف اپنے نفس کو اپنا دشمن سمجھے اور کسی کی بُرائی بھلائی کی پرواہ نہ کرے ۔

۱۳۳۔ بعض لوگون کا قول ہے کہ جسقدر سالکون اور درویشون وغیرہ مین وسایل زیادہ ہونگے اسیقدر اُنکا کمال زیادہ ہوگا اور جلد منزل عشق خدا پر پہونچ جاینگے مگر ہمارے نزدیک یہ بات نہین ہے بلکہ خدا رسیدگی اور کمال درویشی کا جلد حاصل کرنا توجہ باطنی اور کشش معنوی پر موقوف ہے ۔

۱۳۴۔ کیا مزے کی اور کیسی تعجب کی بات ہے کہ فرقہ امامیہ کربلا کی خاک کی تسبیح بناتے ہین اور عقیدہ رکھتے ہین کہ خون امام حسین علیہ السلام کا اسمین آمیختہ ہے ۔

۱۳۵۔ جو اپنا لباس کلمنون نقالون یا بازیگرون وغیرہ کو دیتا ہے گویا کہ

مسلمانی کی جاتی ہے جو محض سنت ہے۔

۱۴۱۔ اگر سور کی حرمت کا سبب اُس کی بے عزتی اور ذلت ہوتی تو اس حساب سے شیر وغیرہ جو خوبصورت اور ذی عزت جانور ہین حلال ہونے چاہیئے تھے۔

۱۴۲۔ مُردون کو کفن دینا محض ایک پُرانی رسم کی پابندی ہے ورنہ مسافر ملک عدم اس بوجھ کو اٹھا نہین سکتا۔ جیسے آتا ہے ویسے ہی چلا جائے

۱۴۳۔ ابوالفضل کہتے ہین کہ ایک مرتبہ قلیچ خان ایک رہبر حضور مین لایا۔ اور کہا کہ مین نے اس کا نام خلاصۃ الملک رکھا ہے فرمایا کہ یہ نام تو صوبہ سرکار وغیرہ کا ہونا چاہیئے تھا۔ بہتر یہ ہے کہ اسکا نام حقیقۃ الملک رکھا جائے۔ قلیچ خان اپنی کارروائی کا اظہار کرنے لگا رشدہ شدہ اور اور ذکر اور بحثین چھڑ گئین۔ یہانتک کہ ریاضی کا مسئلہ درپیش ہوا۔ قلیچ اب ریاضی کی بحث کرنے لگے شاہ عالم پناہ نے فرمایا ؎

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

لطیفہ:- ایک روز حضور مین ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ ایک گوّیے نے یہ شعر پڑھا ؎

مسیحا یار و خضرش رہنما و ہمعنان یوسف بہ نغمانی آفتاب من بعزاز آمد

اسے سنکر زبان گوہر فشان سے یہ کلمے نکلے کہ اگر بجائے آفتاب مین شہسوار من کہا جائے تو بہت مناسب ہے۔ شعرا نے بہت داد دی۔

ابوطالب صفاہانی نے جو حکیم ہمام کے آنے کی تہنیت اور حکیم ابوالفتح کے مرثیہ مین یہ رباعی لکھی تھی ؎

ہمرو برادرم کہ دمساز آمد — او شد بہ سفر وین ز سفر باز آمد
او رفت و بدنبالہ او عمر برفت — وین آمد و عمر رفتہ ام باز آمد

ایکدن شہنشاہ عالم پناہ نے اُسکو سُنا اور سُنکر فرمایا کہ لفظ دنبالہ ثقیل اور اس جگہ خلاف فصاحت ہے اگر یون پڑھا جائے ؎

اُو رفت و ز عقبش عمر برفت۔

شعرا نے اسکی بہت داد دی۔

۱۴۴۔ سوال کرنا ہر شخص سے بُرا ہے۔ خصوصًا درویشون سے کس لئے کہ یہ گروہ بجز ضروریات کے کچھ چیز اپنے پاس نہین رکھتا۔ پھر ایسی حالت مین ان سے کچھ مانگ کر اپنی اور انکی آبرو لینا ہے کیونکہ انکے پاس دینے کو نہ ہوگا۔ اور اپنی رد سوال سے آبرو جائیگی۔

۱۴۵۔ لوگون کے مختلف پیشون سے دنیا کا قیام ہے۔

۱۴۶۔ حق بات کی پہچان یہ ہے کہ جسکے کان تک پہونچے اُسکے دلمین اثر کرے اور وہ اُسکی تردید مین کوئی دلیل نہ پیش کر سکے۔

۱۴۷- بچون کی سخت بیماری سے تناسخ کا پتہ چلتا ہے۔

۱۴۸- کتب آسمانی سے جو پتہ چلتا ہے کہ بہت سی پچھلی اُمتون کے گنہگارون کی صورت انسانی مسخ کرکے اُنکو بندر اور سُور بنا دیا گیا ہے اس کا ہمکو یقین آتا ہے۔

۱۴۹- چراغ جلانا گویا آفتاب کو یاد کرنا ہے جس کا آفتاب چھپ گیا ہو وہ اگر اسکو نہ دیکھے تو کیا کرے۔

۱۵۰- دُھوان اس لئے سیاہ رو ہے کہ نور سے بھاگتا ہے اور اس کی ناخلفی کا اس سے ثبوت ملتا ہے۔

۱۵۱- جب موت کا زمانہ قریب آتا ہے تو ایک کیفیت موت کی مرنیوالے پر طاری ہو جاتی ہے اور جب موت آتی ہے تو بھی ایک غشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور ان سے بھی پیدا ہوتے وقت۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جان دینا اور لینا اُسی کے قبضۂ قدرت مین ہے۔

۱۵۲- کان آواز کا نگہبان ہے۔ جب بات کرنے والا بہرا ہوتا ہے آواز جاتی رہتی ہے۔

۱۵۳- چوری اگرچہ اسواسطے کہ جوانی اور بڑھاپے دونون مین ہوتی ہے یعنی آدمی دونون عمرون مین اس کام مرتکب ہو سکتا ہے۔ زنا سے بدتر ہے اسلئے کہ زنا ان دونون وقتون مین واقع نہین ہو سکتا ہے

مگر زنا صرف اس سے اس وجہ سے بدتر ہے کہ زانی اپنے ساتھ دوسرے کو اس فعل شنیعہ کا مرتکب کرتا ہے۔

۱۵۴- اپنے معدے کو مردون کے ٹہرانے اور دبانے کا تہ خانہ نہ بنانا چاہئے یعنی گوشت خوری کا عادی نہ ہونا چاہئے۔

۱۵۵- جان کا لینا اسی کو سزاوار ہے جو جان دیتا ہے اور جو عقل سے کام نہ لیکر کوئی جان لیتا ہے اسکو بھی خدا کے پاس جانا ہے۔

۱۵۶- لڑکیون کے ہوتے جو چچا کے لڑکون کو ترکہ پہونچتا ہے اگر وہ جائداد مرنے والے کے باپ کی پیدا کی ہوئی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے۔

۱۵۷- شہر وہ ہے جسمین طرح طرح کے پیشہ ور رہتے ہون یا اسقدر لوگ کہ ایک معتدل آواز رات کو آبادی کے باہر نہ جا سکے۔

۱۵۸- دریا وہ ہے جو ہمیشہ روان رہے۔

۱۵۹- ملک دریا۔ یا پہاڑون۔ یا جنگلون۔ یا زبانون سے جدا ہو جاتے ہین۔

۱۶۰- کسی بیگناہ کی جان لینا گویا مقتول مظلوم کے ساتھ نیکی کرنا ہے اس واسطے کہ وہ اس سے خدا کی رحمت سے نزدیک ہو جائیگا۔

۱۶۱- کابل اور کشمیر اور سرد ملکون مین بندوق ذرا بڑی رکھنی چاہئے

تاکہ خشکی اور سردی سے پھٹ نہ جائے اور خراب نہو۔

۱۶۲۔ ہوا کا چکی اور کشتی کے لئے جداگانہ اعتدال ہے یعنی کبھی اُس کے موافق چلتی ہے اور کبھی اُس کی موافق چلتی ہے لیکن دنیا کے زبان زد یہ بات ہے کہ چراغ گل ہو جاتا ہے۔

۱۶۳۔ خواب کی تعبیر ایک قسم کی فال ہے اسیوجہ سے یہ حکم ہے کہ عقلمند اور نیک کے سوائے دوسرے سے خواب بیان نہ کرے یعنی ممکن ہے کہ وہ بُری تعبیر دے اور ع

مزن فال بد کآورد حال بد

۱۶۴۔ بلاغت کے یہ معنی ہین کہ سننے والے کی سمجھ کے موافق بات کہی جائے اور بہت سے معانی اور مطالب تھوڑے سے الفاظ مین ادا ہو جائین اور سننے والا فوراً اس کو سمجھ لے اور فصاحت اُسکو کہتے ہین کہ بات کہتے مین زبان نہ بہکے۔

۱۶۵ ایک عقلمند سے گِدھ کی عمر زیادہ ہونے اور باز کی زندگی کم ہونیکا سبب پوچھا۔ جواب دیا کہ وہ کسیکو ستاتا نہین ہے اور یہ جانین ضایع کرتا ہے۔

۱۶۶۔ جب باز کو جان آزاری کی یہ سزا ملتی ہے کہ اس کی عمر اُسکے سبب سے کم ہوتی ہے تو انسان جو گوشت خوری کا بہت عادی ہے

اُس کی کیا حالت ہوگی۔

(قطعہ)

شنیدہ ام کہ بہ قصّاب گوسفندی گفت
دراں زماں کہ سرش را بہ تیغ تیز بُرید
سزائے ہر خس و خاریکہ خوردہ ام دیدم
کسیکہ پہلوئے چربم خورد چہ خواہد دید

۱۶۷۔ یقینی بے آزار جانوروں کے حلال اور شکاری جانوروں کے حرام ہونے مین انکی خوئے ظلم اور کم آزاری کا خیال رکھا گیا ہے۔

۱۶۸۔ بامعنی باتین اور زبان کا سیکھنا ہم نشینی پر منحصر ہے ورنہ وہی اب لنگی ہمیشہ رہے گی (مترجم) اکبر نے اسکا تجربہ کرایا تھا کہ بچہ پہلے کیا کہتا ہے چنانچہ چند بچے نوزائیدہ لیکر دائیون کے سپرد کئے گئے اور ایک علیحدہ مکان مین رکھا گیا۔ ساتھ ہی یہ حکم دیدیا کہ اِن کے سامنے بات چیت نہ کی جائے صرف دودھ پلا دیا جائے اور انکے سامنے انسانی گفتگو کا ایک لفظ بھی نہ کہا جائے۔ ایسا ہی ہوا جب معصوم سیانے ہوئے آپس مین کچھ غل شلق کرتے تھے جو سمجھ مین نہین آتی تھی۔

۱۶۹۔ ہمنے جب اس بات کی آزمایش کی تو معصوم بچون نے اشارتاً کہا۔ کہ

اس راہ یعنی دنیا مین چپ رہنا چاہیئے یا اشارہ سے یہ بتاتے
تھے کہ اَوروں کی زبان کیونکر کھلی۔

۱۷۰- جو کوئی انتقام وجزا و سزائے الٰہی سے نفرت کرے گا وہ کچھ قبول
نہین ہو سکتی۔ نہ اسکی کوئی وقعت ہے۔

۱۷۱- جب سے کہ ہمنے پانی سے شورہ نکالا ہے اُسوقت سے یہ معلوم
ہوا کہ حق نمک پانی مین بھی موجود ہے۔

۱۷۲- جب ہم ہندوستان مین گئے تو ہمکو ہاتھی اچھا معلوم ہوا اور ہمنے
اُس سے یہ فال لی کہ ایسے زبردست تنددار جانور پر طبیعت کا راغب
ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم سب پر غالب ہونگے۔

۱۷۳- آدمی گوشت کھانے کا اتنا خوگر ہے کہ اگر بیمار نہوتا اور اس حرکت سے
اسکو کوئی تکلیف نہ پہونچتی تو یقینی وہ اپنی بوٹیاں نوچکر کھا جاتا۔

۱۷۴- کاشکے یہ میرا جسم اتنا فربہ اور بڑا ہوتا کہ اس سے گوشت خوارون کا
مطلب نکلجاتا اور انکے لئے کافی ہو جاتا دوسرے جانوروں کے ضائع
کرنے کی نوبت نہ پہونچتی۔ یا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ ہوتا کہ ہمارے بدن پر
سے گوشت خوار اپنے کام کے لئے گوشت لے لیا کرتے اور بجائے اُسکے اور پیدا
ہوجایا کرتا۔

۱۷۵- کاشکے ہاتھی کا گوشت حلال ہوتا کہ ایک جانور کئی جانوں کے ضائع

ہونے کا بدل ہوجایا کرتا۔

۱۷۶- اگر زندگی کی دشواریاں میری نظر مین نہ ہوتین تو آدمیوں کو گوشت
خواری سے باز رکھتا اور اگر کوئی یہ کہے کہ ہم اسکو ایکدم کیوں نہین
چھوڑ دیتے ہین۔ اس کا یہ سبب اور یہ جواب ہے کہ ہماری وجہ سے
بہت سے لوگ خواہ مخواہ چھوڑ دینگے۔ اور غم احمقی مین گرفتار ہونگے

۱۷۷- جوانی اور ابتدائے معلومات مین جب ہمنے کسی جانور کے گوشت
تیار کرنے کا حکم دیا۔ کوئی مزہ نہین آیا۔ اور جیسا کہ لطف ہم چاہتے تھے
وہ حاصل نہوا۔ اُسی کو ہمنے جان پروری کا استاد اور اُسی بیزاری کو
اپنا رہبر سمجھا۔ اور جانداروں کے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا۔

۱۷۸- آدمیوں کو چاہیئے کہ ہر سال ہمارے جلوس کے مہینہ مین گوشت
نہ کھائین تاکہ تمام سال خیر و عافیت سے گزرے اور شکر الٰہی ادا ہو۔

۱۷۹- قصائی اور مچھیرے سوائے جان لینے اور شکار کرنیکے اور کوئی پیشہ نہیں کرتے
ان کے مکان آبادی سے علیحدہ ہونے چاہیئن۔ اور جو اُنسے ملے
اُسپر جرمانہ کیا جائے۔

۱۸۰- ایک تاجر کا آخری وقت تھا اور اُسکے چاروں بیٹوں نے مال کے
اوپر لڑنے جھگڑنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ سب کو بلا کر نصیحت کی اور کہا
دوربینی کرکے مین نے سب کا حصہ پہلے ہی برابر لگا دیا ہے اور یہ لکھ

کے لئے ایک ایک کونے مین مال رکھدیا ہے۔ جب مین مرجاؤن ہر ایک اپنا مال لے لے۔ جب وہ مرگیا اور اس کی نصیحت پر عمل کیا گیا۔ ایک کو زر نقد طلا اور دوسرے کو غلہ۔ تیسرے اور چوتھے کو کاغذ اور ہڈیان۔ کاغذ اور ہڈیان پانے والے بہت بگڑے کہ ہم تو نقصان مین رہے۔ حاکم وقت کو اس جھگڑے کی خبر ہوئی بلایا۔ اور بتایا کہ کاغذ سے یہ مراد ہے کہ جسقدر میرا قرضہ لوگون پر ہے وہ وصول کرے۔ اور ہڈیون سے مراد یہ ہے کہ جانور جسقدر ہین وہ تیری ملک ہین اور تیرے سپرد ہین۔ اب سب خوش ہوئے حساب کیا تو وہ حصہ برابر کا تھا

۱۸۱۔ حسن صباح دریا کا سفر کر رہے تھے اور بھی بہت سے لوگ اس سفر مین تھے اتفاقاً طوفان آیا اور آدمیون کو بڑی پریشانی اور گھبراہٹ پیدا ہوئی مگر حسن صباح خوش تھے۔ لوگون نے اس کا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ طوفان فرو ہو جائے گا۔ اور ہم سب لوگ بچ جائین گے اتفاق سے طوفان فرو ہو گیا اور کشتی بخیر و عافیت کنارے پر جا پہونچی سب نے اسکو غیب دان سمجھا مگر دراصل وہ غیب دان نہ تھا۔ بلکہ واقعہ یہ تھا کہ اُسنے سمجھ لیا تھا کہ مشیت ایزدی بدل نہین سکتی ہے۔ شور و فغان سے کیا نتیجہ۔ سلامتی اہل کشتی کی خوشخبری دینے مین یہ رمز تھا کہ اسوقت یہ سب لوگ خاموش ہو جائین گے۔ پھر اگر ہم سب لوگ بچ گئے

تو ہو المراد۔ اس سے اچھی کیا بات ہے۔ اور اگر ڈوب گئے تو سب ڈوبینگے پھر میرا دامن پکڑنیوالا اور مجھے جھٹلانیوالا کون ہے۔

۱۸۲۔ علی تبدیل خاروا کہتا تھا کہ بلیامین مین نے ایک ایسا آدمی دیکھا کہ اوپر سے اُسکے دو بدن تھے۔ اور ہر ایک کے آنکھ ناک ہاتھ وغیرہ جدا جدا تھے۔ اور نیچے سے ایک جسم تھا۔ اسکی شادی بھی ہوئی تھی۔ اور وہ سُنار کا کام کرتا تھا۔

۱۸۳۔ جس سال ہم نے بیرم خان کو حج کی اجازت دی تھی اسی سال سکندرہ کے پاس ایک چیتے نے ایک ہرنی کا شکار کیا تھا۔ اس ہرنی کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا۔ اُس ہرنی کا گوشت کاٹ کر ہم آپ ہی چیتے کو کھلا رہے تھے۔ اس اثنا مین ایک گوشت کے ٹکڑے مین کوئی شے معلوم ہوئی خیال کیا کہ کوئی ہڈی کا ریزہ ہے۔ جب اُسے ڈھونڈھا اور معلوم کیا تو اس کے جگر مین ایک تیر کی نوک ملی یقینی بچپن مین اسکے جگر مین یہ تیر لگا تھا مگر حفاظت الٰہی نے اُسے مرنے نہ دیا اور اُس سے اُسے کوئی نقصان نہ پہونچا اور بچہ بھی دیتی رہی۔ ویسی ہی تر و تازہ اور فربہ بھی تھی۔

۱۸۴۔ چوہا اپنے بیضہ اپنی بغل مین لیکر پیٹھ کے بل سوتا ہے اور دوسرے چوہے اسکی دُم پکڑ کر اسکو بل مین گھسیٹتے ہین۔ وہ اپنی دم کو لپیٹ کر

شیشہ کے اندر سے خشخاش وغیرہ نکال لیتے ہین - اور اسی قسم کی
چوہے کی بہت سی عجیب غریب باتین ہین -

۱۸۵- بھیڑیا اگر منہ کھول کر شکار کو دوڑتا ہے تو شکار کو پکڑ لیتا ہے ورنہ
وقت کے وقت وہ کتنا ہی چاہے مگر منہ نہین کھل سکتا ہے اور جب
گرفتار ہوجاتا ہے تو آواز نہین نکال سکتا -

۱۸۶- ایکدن شکارگاہ مین ایک جنگلی ہرن اور پالو ہرن کی کشتی ہوئی پالو
ہرن جنگلی ہرن کی چابکدستی سے پکڑا گیا - آخر دیکھنے والون نے یہ
مصرع پڑھا -

کس ندید است کہ آہو بہ دویدن گیرد

جواب دیا گیا کہ آہو فارسی مین عیب جوئی کو کہتے ہین یعنی اُس کو
دوڑ دھوپ اور کوشش سے نہین پکڑ سکتے - یہ ضرب المثل اس جگہ
کے لئے نہین ہے -

۱۸۷ بچپن مین شادی کر دینا خدا کی نارضی کا سبب ہے کیونکہ شادی کا فائدہ
تولید ہے جو اُسوقت غیر ممکن ہے - اور اس مین بجائے اس فائدے
کے چند نقصانات کا اندیشہ ہے خصوصاً جن مذاہب مین ازدواج
بیوگان نہین ہوسکتا - اُن کے لئے صغیرسنی کی شادی نہایت ناقص
ہے اور اُنکو اور زیادہ مصیبت کا سامنا ہے -

۱۸۸- غیر کفو مین شادی کر دینا اچھا ہے تاکہ غیر اپنے ہوجائین - اور قرابت
مین جس قدر دور ہونگے اسیقدر محبت زیادہ کرے گی - اور یہ جو لکھا ہے
کہ حضرت آدمؑ کے زمانہ مین ہر حمل مین ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی
تھی اور لڑکے کی شادی دوسری لڑکی سے کی جاتی تھی - یعنی اس لڑکے
سے جو اس حمل سے پیدا نہین ہوا ہے - یا دوسرے کی لڑکی سے -
یہ واقعہ اسپر شاہد ہے -

۱۸۹- عورتون سے طبیعت کی خواہش اور رغبت پر صحبت کرنا بہت بُرا ہے
بلکہ اتنا خیال رہنا چاہیے کہ سر چشمہ ہستی (یعنی مقام مخصوص) بند نہوجائے -

۱۹۰- دین محمدی مین جو چچا کی لڑکی سے نکاح جائز رکھا گیا ہے یہ شائد
ایک پہلی رسم ہے جیسی آدم علیہ السلام کے زمانہ مین -

۱۹۱- جیسا بچیون سے صحبت کرنا ناراضی خدا کا سبب ہے اسیطرح بڑھیا
عورتون سے جو بچہ پیدا کرنے کے قابل نہ رہی ہون - اور پچپن سال
سے گذرگئی ہون - بُرا ہے -

۱۹۲- حاملہ عورت سے جماع کرنا ناخوشی الٰہی کا سبب ہے چونکہ اس سے نطفہ
خراب اور ضائع ہوتا ہے اور اس طرح سے ایک جان کا نقصان ہوتا ہی
اور یہ بھی ممکن ہے کہ بچہ اور زچہ دونون کو نقصان پہونچ جائے -

۱۹۳- ایام ماہوار مین بھی عورت کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اُس مین

بہت نقصانات ہین۔

۱۹۴۔ ایک عورت سے زیادہ شادی کرنا بوالہوسی ہے۔ اگر بانجھ ہو بچہ پیدا نہوتا ہو تو خیر اس صورت مین گنجایش ہے۔

۱۹۵۔ اگر اس سے پہلے ہمکو معلوم ہوتا تو ہم اپنی مملکت مین سے کسی لڑکی کے ساتھ شادی نہ کرتے کیونکہ رعایا بیٹے بیٹی کی برابر ہے۔

۱۹۶۔ ہندوستان کی عورتین اپنی بیش قیمت جان کی شوہر کے سامنے بہت کم قدر کرتی ہین۔

۱۹۷۔ ہندوستان مین ایک پرانی رسم ستی ہونیکی ہے کہ شوہر کے مرنے کے بعد چاہے وہ کیسا ہی ہو اپنے آپکو آگ مین جلا دیتی ہے اور اُس کو شوہر کی نجات کا ذریعہ سمجھتی ہے۔ مردون کی ہمت پر بڑا افسوس ہے کہ عورت کی بدولت اپنی رہائی ڈہونڈتے ہین۔

۱۹۸۔ بادشاہ ہونا ایک بہت بڑی نعمت ہے اسکے بہترین انجام و انتظام سے بہت سے کام بخوبی انجام پاتے ہین۔ اُس کا بدلا اور اس کا شکر بادشاہ کو اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ انصاف کرے اور اہل ہنر کی قدردانی کرے اور رعایا کو فرمانبرداری اور اطاعت کرنی چاہیئے۔

۱۹۹۔ بادشاہون کے دیدار کو پرستش ایزدی سمجھا گیا ہے اور اس کو ظل اللہ کہتے ہین یقینی اسکا دیکھنا خدا کو یاد کرنا ہے اور اس کا سایہ سایۂ الٰہی کا

پتہ دیتا ہے۔

۲۰۰۔ بادشاہی ایک بڑی نعمت ہے کہ اُس کا فائدہ بہت سے لوگون کو پہونچتا ہے اور فقرا کی نیکی انھین کے لئے ہے۔

۲۰۱۔ جو کام اور لوگ کر سکین بادشاہ کو اسمین دخل نہ دینا چاہیے کیونکہ دوسرون کی خطا کی اُس سے اصلاح ہو سکتی ہے۔ مگر اس کی خطا کی کون اصلاح کریگا

۲۰۲۔ بادشاہت مرتبہ شناسی کا نام ہے اور بادشاہی کے قابل لطف و قہر کی ضرورت کو پہچاننا۔

۲۰۳۔ رتبہ شناسی کامرانی اور سعادت ہے۔

۲۰۴۔ یہ جو کہتے ہین کہ بادشاہون کے قدم پر سعادت اور نحوست کا دارومدار ہے یعنی نئے بادشاہ کے جلوس و قدوم سے ضرور ان دونون باتون مین سے کسی نہ کسی کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ بات صحیح ہے اور عقل اس کو قبول کرتی ہے کیونکہ جب پتھرون اور بوٹیون مین جو کمتر درجہ کی چیزین ہین کوئی نہ کوئی خاصیت ہے تو بادشاہ جس کے اوپر ایک جہان کی کارروائی کا دارومدار ہے کیونکر اس خاصیت سے بری ہوگا۔

۲۰۵۔ حکم دینے اور حکم ماننے مین امید و بیم صواب و ناصواب ضروری ہے جبتک کہ اس کا کوئی نتیجہ ظاہر نہو جائے لیکن غصہ اور بیوقوفی سے کوئی حکم نہ دینا چاہیے بلکہ ہر شخص کا موازنہ عقل سے کر لیا جائے کہ کون شخص کس کام کے قابل ہے

۲۰۶- جو شخص بیم و امید کے ساتھ کام کرتا ہے اُس کی دنیا اور دین درست ہو جاتی ہے اور اُنکے چھوڑ دینے مین بہت سے نقصان اُٹھانے پڑتے ہین

۲۰۷- بیکاری سب بُرائیون سے بڑی بُرائی ہے۔ نیک بختی کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی کام سیکھے اور اس مین مشق بڑھائے۔ کوتوالون اور داروغان کی یہی بات مناسب ہے کہ وہ حفاظت خلق اللہ مین دم بھر غفلت نہ کرین

۲۰۸- منصف مزاج بادشاہ کا غصہ بھی اس کی مہربانی کی طرح جہان کا آباد کرنے والا ہے۔

۲۰۹- کسی آدمی کو دشمنی کا شیوہ نہ اختیار کرنا چاہیئے خصوصاً بادشاہ کو کیونکہ یہ جہان کا نگہبان ہے۔

۲۱۰- بادشاہون کی یہی عبادت ہے کہ وہ انصاف کرین اور جہان کی حفاظت مین مصروف رہین اور درویشون کی عبادت یہ ہے کہ وہ اپنی جان و تن کی پروا نہ رکھین۔ تمام ابتری اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ اپنا پیشہ چھوڑ دیتے ہین اور دوسرون کے پیشہ اختیار کرتے ہین۔

۲۱۱- بادشاہ کو چار باتین نہ کرنی چاہیئن۔ شکار کی زیادتی۔ اور ہمیشہ کھیل اور لہو و لعب کی باتین۔ اور دن رات کی بدمستی اور عورتون کی محبت۔

۲۱۲- اگرچہ شکار مین بہت سے ملکی نقصان اور فکر ہوتی ہے۔ مگر پہلا نقصان یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے جان آزاری ضرور کرنی پڑتی ہے۔

۲۱۳- جھوٹ بولنا سب سے بُرا ہے خصوصاً بادشاہون کے لئے بہت بُرا ہے کیونکہ ان کو سایۂ خدا کہتے ہین۔ اور سایہ کی صفت راستی ہے۔

۲۱۴- کوتوالون کو چاہیئے کہ اسباب کی نگہبانی کرین کہ کوئی اپنا پیشہ چھوڑنے نہ پائے۔

۲۱۵- شاہ ایران طہماسپ ایک رات کو ایک مصرع بھول گئے۔ ایلچی نے وہ پڑھ دیا۔ اُس کی گوشمالی کی اور کہا کہ جب مزدور پیشہ علم کے حاصل کرنے مین مشغول ہو جائین گے تو بہت سے کام خراب ہو جائین گے

۲۱۶- بادشاہ اپنے مقربون سے ہنسی مذاق کی عادت نہ ڈالے۔

۲۱۷- بادشاہ اگر ہمیشہ ملک گیری کی فکر مین رہے تو ہمسایے دراز دستی نہ کرین۔

۲۱۸- بادشاہ کو چاہیئے کہ ہر قوم و مذہب کی آبرو و جان و مال کی نگہبانی کرے اور حریص اور غصہ ورون کو اول نصیحت کرے اور نہ مانین تو سزا دے۔

۲۱۹- فوج کو لڑائی کی مشق کرانی چاہیے۔ اور امن مین اُن کو مشغول رکھنا چاہیئے کہ کاہل نہ ہو جائین۔

۲۲۰- جو بادشاہون کو نیکی کے ساتھ یاد نہ کرے گا یقیناً وہ بدنام ہو جایگا۔

۲۲۱- بادشاہون کے حکم موتی ہین۔ مگر ہر کان اُن کے لئے سزاوار نہین ہے۔

ختم شد

سانچی کے آثار قدیمہ

بھوپال کے قریب سانچی نامی ایک مشہور مقام ہے جہان کے مناظر اس قدر دلفریب ہین کہ زبان انکی تعریف سے قاصر ہے۔ بعض شکستہ عمارات اور کھنڈرون کی دستکاریان اس قدر عجیب و غریب ہین کہ سمجھ مین نہین آتا کہ فن مصوری مین زمانہ سابق مین لوگون کو اس قدر کمال تھا۔ بودھ مذہب کے زمانے کے صدہا گنبد اور منار وہان موجود ہین جنکے دیکھنے کے لئے امریکہ اور جرمنی تک کے لوگ جاتے ہین اور ان کی اشاعت سے لاکھون روپیہ پیدا کرتے ہین۔ جناب ارشد تھانوی نے وہان کی سیر سے لطف اندوز ہو کر وہان کے تاریخی حالات کو اپنے مخصوص شاعرانہ انداز مین لکھا ہے۔ کتاب مصنف کی طبع زاد نظم اور تصاویر سے آراستہ ہے۔ کتاب کی ادبیت الفاظ کی شستگی۔ محاورات کی تراش خراش ہی کیا کم قابل قدر ہے۔ نمونۂ نثر درج ذیل ہے

نثر۔ "ہستی کی دلفریبیان انسان کو کبھی نچلا نہین بیٹھنے دیتین لطف مشاہدہ کا ذوق خود بخود اس کا ہاتھ پکڑ کر اس مقام کی جبین سائی کرا دیتا ہے جہان فطرت کی گلکاریون کے بیش بہا نمونے اپنی داد طلب خوش منظری سے اس کا انتظار کرتے ہین"۔ قیمت ۸ر

سیلاب خون

۱۸۵۷ء کے غدر کی ہولناک داستان۔ کمپنی اور رعایا کی کشمکش۔ ارکان کمپنی کے جدید قوانین جن مین سے بعض ہندوستانیون کے جذبات کے مخالف تھے۔ جن سے ہندوستانی افواج مین غلط فہمی پھیلنا۔ بعض لوگون کا ملک کی آزادی کے لئے جان توڑ کوشش کرنا۔ بعض ہندوستانیون کا گورنمنٹ برطانیہ پر قربان ہونا اور ہندوستان مین برٹش حکومت کا قائم رکھنا۔ ایک غیر ملکی ڈاکو کا ہندوستان کی انگریزی فوج مین انگریز بن کر داخل ہونا اور انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ نانا راؤ اور تانتیا ٹوپی وغیرہ کا انگریزون سے برسر پیکار ہونا۔ آخر مین بہت سے دیگر رؤسا کا باغیون کا ساتھ دینا۔ باقر خان سردار کا گورنمنٹ کی جانب سے خفیہ انسپکٹری پر تقرر اور اس کی حیرت انگیز عیاریان۔ بیکر کی چالبازیان۔ خفیہ اعلیٰ باغیون کے جوڑ توڑ فتح و شکست کے عجیب و غریب کارنامے۔ مسٹر گارڈن کی لڑکی ہیلنا اور بیکر کے عشق کی داستان۔ ہیلنا کا قتل۔ عبدل کی عیاری سراغرسان پولیس کا قتل باقر خان کی گرفتاری اور فرار۔ باغیوں کا قلع قمع ہندوستانیوں کا انگریزون کا ساتھ دینا اور ملک کی بغاوت کا فرو کرنا۔ ملکہ معظمہ کا شفقت آمیز فرمان اور بغاوت کا خاتمہ۔ تاریخ کی تاریخ قصہ کا قصہ

ملنے کا پتہ **صدیق بکڈپو** امین آباد لکھنؤ — قیمت عمر

اعلان

حضرات۔ اگر آپکو اعلیٰ مذاق کی کتابین دیکھنے کا شوق ہے۔ تو ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر بھیجدیجئے اور اسمین اپنا پتہ صاف و خوشخط لکھیے فوراً فہرست ارسال خدمت ہوگی۔

ماسوا اس فہرست کے ناول و قصص وغیرہ کی فہرست بھی تیار ہے جس مین اکثر کتابین ہماری ہی چھپوائی ہوئی ہین اور جنکو ہم رعایتی قیمت پر بھی دے سکتے ہین۔

المشتہر

منیجر صدیق بکڈپو۔ آباد لکھنؤ

صرف ثانی صدیقی پریس لکھنؤ میں چھپا